نوحہ شہزادہ علی اکبرؑ

وہ زخمِ نیزہ وہ لاشِ اکبرؑ ہے اُمِ لیلیٰؑ کے آنسوؤں میں
بپا ہُوا تھا جو رن میں محشر ہے اُمِ لیلیٰؑ کے آنسوؤں میں

زمینِ کربل پہ ظالموں میں گِھرا ہے اٹھارہ سال والا
ہزاروں نیزے اکیلا اکبرؑ ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

حسینؑ مقتل تیری صدا پر کمر کو تھامے ہوئے چلے تھے
گرے تھے جب شاہؑ کھا کے ٹھوکر ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

اے جانِ مادر تُو گرم ریتی پہ ایڑیاں جب رگڑ رہا تھا
رکھا تھا تُو نے جو ہاتھ دل پر ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

جواں کے سینے سے شاہِ والا سناں کا پھل جب نکالتے تھے
کلیجہ آیا جو ساتھ کھنچ کر ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

پسر کی میت تھی خوں میں ڈوبی اور اُس سے لپٹی ہوئی تھی مادر
ہوئی لہو سے جو سرخ چادر ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

تجھے ہے نازوں سے جس نے پالا تیرے ہی لاشے پہ رو رہی ہے
پھوپھی کے زانو پہ یہ تیرا سر ہے امِ لیلیٰؑ کےآنسوؤں میں

خیام جب جل رہے تھے بن میں پسر کو رو رو پکارتی تھی
چھنی جو شامِ الم میں چادر ہے امِ لیلیٰؑ کے آنسوؤں میں

ستم ہے نوکِ سناں پہ دیکھا تمھارا یہ چاند جیسا چہرہ
جو مامتا نے تڑپ تڑپ کر ہے امِ لیلیٰؑ کے آنسوؤں میں

پسر نے اظہارؔ دم جو توڑا تھا سامنے شاہِ کربلاؑ کے
تو اب بھی ہر ایک اشکِ سرورؑ ہے امِ لیلیٰؑ کے آنسوؤں میں

شاعرِ اہلِ بیتؑ
علی اظہارؔ